از عدالتِ عظمیٰ

آر۔ پتھو نینار علیھتن وغیرہ۔

بنام

پی۔ ایچ۔ پانڈین و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 26 مارچ، 1996

[کے راماسوامی، ایس پی بھروچا اور کے ایس پریپورنن، جسٹس صاحبان]

عوامی نمائندگی ایکٹ، 1951۔

دفعہ 77، 123(6)— رشوت ستانی کا عمل-انتخابی اخراجات—درست فرد حساب پیش کرنے سے گریز-الیکشن درخواست گزار نے کامیاب امیدوار کے انتخاب کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ مؤخر الذکر نے انتخابی مہم میں دو گاڑیاں استعمال کیں اور صرف ایک گاڑی پر ہونے والے اخراجات کا حساب لگایا اور اگر اس نے دوسری گاڑی پر ہونے والے اخراجات بھی دکھائے ہوتے تو اخراجات ایکٹ کے تحت مقرر کردہ حد سے تجاوز کر جاتے-عدالت عالیہ نے انتخابی درخواست کی اجازت دے دی اور کامیاب امیدوار کے انتخاب کو کالعدم قرار دے دیا- قرار پایا کہ، انتخابی درخواست گزار نے ثابت کیا تھا کہ کامیاب امیدوار نے دفعہ 123 (6) کے تحت بدعنوان عمل کا ارتکاب کیا تھا-کامیاب امیدوار کے نتائج کا کالعدم قرار دینا مداخلت کی ضمانت دینے والے قانون کی کسی بھی غلطی سے ذائل نہیں ہوتا ہے۔

امکانات کی برتری کا نظریہ-وضاحت شدہ۔

ثبوت ایکٹ، 1872:

دفعہ 3-حقیقت ثابت ہو گئی-یہ نتیجہ اخذ کرنے کے لیے کہ متنازعہ حقیقت قائم ہو چکی ہے، ریکارڈ پر کچھ براہ راست مادی حقائق یا حالات موجود ہونے چاہئیں جن سے اس طرح کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے- ممکنہ اہمیت کا اندازہ کسی مخصوص معاملے کے حقائق اور حالات سے لگایا جا سکتا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بارِ ثبوت-انتخابی درخواست میں، جب انتخابی درخواست گزار نے یہ ثابت کرنے کے لیے ثبوت پیش کیے ہیں کہ کامیاب امیدوار نے بدعنوان عمل کا ارتکاب کیا تھا، تو ثبوت کی تردید کرنے کے لیے کامیاب امیدوار پر بوجھ بدل جاتا ہے۔

مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف سیکنڈری اینڈ ہائی سیکنڈری ایجوکیشن بنام کے ایس گاندھی ودیگراں، [1991]2ایس سی سی716، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر877، سال1994 وغیرہ۔

ای پی نمبر1، سال 1991 میں مدراس عدالت عالیہ کے 31.1.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ڈی ڈی ٹھاکر، اننت پلی، مس پورنیما بھٹ، اٹل شرما، ای سی اگروالا۔

جواب دہندگان کے لیے ایس سیوا سبرامنیم، اور آر موہن، آر نیدومرن، آر اے پیرومل، وی جی پرگسم، اے ماریار پوتھم اور مس ارونا ماتھر۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

یہ دو اپیلیں، ایک کامیاب امیدوار کی طرف سے جس کے انتخاب کو کالعدم قرار دیا گیا تھا اور ناکام امیدوار کی طرف سے منسلک اپیل جس کے دیگر مسائل کے حوالے سے عدالت عالیہ نے ثبوت قبول نہیں کیے تھے، مدراس عدالت عالیہ کے 31 جنوری 1994 کو انتخابی پٹیشن نمبر 1، سال 1991 میں دیے گئے فیصلے سے پیدا ہوتی ہیں۔ 15 جون 1991 کو اسمبلی حلقہ نمبر 220 چیرن مہادیوی حلقہ سے منعقدہ تامل ناڈو قانون ساز اسمبلی کے انتخابات میں، اپیل کنندہ کو منتخب ہونے کا اعلان کیا گیا۔ ان کے انتخاب کو پہلے جواب دہندہ-ناکام امیدوار نے چیلنج کیا تھا۔ عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 (مختصر طور پر 'ایکٹ') کی دفعہ 123 کے تحت مذکورہ انتخابات میں مدعا علیہ کے ذریعے کیے گئے بدعنوان طریقوں کا الزام لگاتے ہوئے کئی بیانات دیے گئے تھے۔ عدالت عالیہ نے پایا کہ اپیل کنندہ نے اپنی واپسی میں انتخابی اخراجات کو36,350 روپے قرار دیا تھا جس میں اس نے اعتراف کیا تھا کہ اس نے رجسٹریشن نمبر 1909 TN-72 والی گاڑی استعمال کی تھی اور انتخابی مہم کے دوران اس گاڑی کو چلانے کے لیے 15.875 روپے خرچ کیے تھے۔ اس نے اپنے جواب دعویٰ میں یہ بھی اعتراف کیا ہے کہ اس نے ایک اور گاڑی استعمال کی تھی جس کا رجسٹریشن نمبر TNH-555

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document

تھا۔ اس نے اس سلسلے میں ہونے والے اخراجات کا حساب نہیں دیا۔ اگر اس نے اخراجات کا صحیح حساب دکھایا ہوتا تو یہ ثابت ہو جاتا کہ اس نے ایکٹ کی دفعہ 77 کے تحت مقرر کردہ حد کو عبور کر لیا تھا۔ لہذا، یہ پایا گیا کہ اس نے ایکٹ کی دفعہ 123(6) کے تحت بدعنوانی کا ارتکاب کیا تھا اور اس کے انتخاب کو کالعدم قرار دے دیا گیا تھا۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل شری ڈی ڈی ٹھاکر نے دعوی کیا کہ اپیل کنندہ نے اپنے اخراجات کے ریٹرن میں خاص طور پر کہا تھا کہ اس نے رجسٹریشن نمبر TN-72 1909 والی ایک گاڑی استعمال کی تھی۔ اپنے جواب دعویٰ میں انہوں نے کہا تھا کہ انہوں نے دوسری گاڑی استعمال کی تھی۔ اپنی استدعا میں، اس نے کوئی اعتراف نہیں کیا تھا کہ اس نے ایک سے زائد گاڑی استعمال کی تھی۔ لہذا، عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچنے میں غلط تھی کہ اپیل کنندہ نے دو گاڑیاں استعمال کی تھیں اور اس نے دوسری گاڑی کے لیے ہونے والے اخراجات کا حساب نہیں دیا تھا۔ بیان کو مجموعی طور پر سمجھا جانا چاہیے۔ اگر اس طرح سمجھا جائے تو اس بات کا کوئی غیر واضح اعتراف نہیں ہے کہ اس نے ایک سے زائد گاڑیاں استعمال کیں۔ مدعاعلیہ پر یہ ثابت کرنے کا بوجھ ہے کہ اپیل کنندہ نے ایک سے زائد گاڑیاں استعمال کی تھیں اور خرچ 50,000 روپے کی مقررہ حد سے زائد تھا، اس طرح کے ثبوت کی عدم موجودگی میں، عدالت عالیہ کی طرف سے درج کیا گیا نتیجہ کہ اس نے بدعنوان عمل کیا تھا، معقول شک سے بالاتر ثابت نہیں ہوا ہے۔ امکانات کی برتری کا نظریہ بدعنوان عمل کو ثابت کرنے کے لیے لاگو نہیں ہوتا ہے۔ فوجداری مقدمے کی سماعت جیسا بوجھ ہمیشہ انتخابی درخواست گزار پر ہوتا ہے کہ وہ مقدمے کو معقول شک سے بالاتر ثابت کرے، کہ تمام حالات حتمی طور پر یہ ثابت کرتے ہیں کہ اپیل گزار نے بدعنوان عمل کا ارتکاب کیا تھا۔ اس معاملے میں مدعاعلیہ کی طرف سے ایسا ثبوت پیش نہیں کیا گیا ہے۔ اس لیے شک کا فائدہ اپیل کنندہ کو دیا جانا چاہیے۔

مدعاعلیہ کے سینئر وکیل، شری ایس سیوا سبرامنیم نے دلیل دی کہ اپیل کنندہ کے جواب دعویٰ کے بعد، مدعاعلیہ کی طرف سے ایک جواب دائر کیا گیا تھا جس میں یہ خاص طور پر کہا گیا تھا کہ اپیل کنندہ نے رجسٹریشن نمبر TNH-555 والی گاڑی کا استعمال کیا تھا اور مذکورہ گاڑی کے استعمال کے لیے 19,870 روپے خرچ کیے تھے۔ گواہ استغاثہ-9 نے یہ بھی کہا تھا کہ مذکورہ گاڑی انتخابی مہم کے دوران استعمال کی گئی تھی۔ یہ متنازعہ نہیں تھا کہ گاڑی استعمال نہیں کی گئی تھی۔ صرف گاڑی کی نوعیت کی جانچ پڑتال کی گئی، یعنی، چاہے وہ ٹیکسی ہو یا سیاحتی گاڑی۔ اس سلسلے میں ہونے والے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اخراجات کو بھی متصادم نہیں کیا گیا۔ اس نے مزید استدلال کیا کہ اپیل کنندہ کے پاس موقع تھا کہ وہ گواہی دے کر اپنے حقیقی اخراجات کی وضاحت کرے۔ اس صنعتی عمل کی وضاحت یا اخراجات کے حساب کی پیش کش کے ساتھ ساتھ استدعا میں اس کے اعتراف اور گواہ استغاثہ-9 کے ثبوت کی عدم موجودگی میں کہ اس نے رجسٹریشن نمبر TNH-555 والی گاڑی کا استعمال کیا تھا، عدالت عالیہ نے صحیح نتیجہ اخذ کیا کہ مدعاعلیہ نے ثابت کیا تھا کہ اپیل گزار نے دو گاڑیاں استعمال کی تھیں۔ اپیل کنندہ کی طرف سے دی گئی کسی بھی خلاف ثبوت کی عدم موجودگی میں، یہ سمجھا جانا چاہیے کہ خرچ مقررہ حد سے زیادہ تھا۔ اگر اپیل کنندہ باکس میں داخل ہوتا اور ثبوت دیا جاتا، تو اپیل کنندہ کے ذریعے کیے گئے اصل اخراجات کے بارے میں جرح میں اس کی جانچ کی جاتی۔ لیکن اس نے جان بوجھ کر شواہد کو چھپایا۔ یہ حقیقت کہ انہوں نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ انہوں نے ایکٹ کے تحت ضلع کلکٹر کو جمع کرائے گئے اخراجات کے بیان میں دو گاڑیاں استعمال کیں، واضح طور پر یہ ثابت کرتی ہے کہ انہوں نے متعلقہ مادی حقیقت کو دبا دیا تھا۔ اس کے مذکورہ طرز عمل سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اپیل کنندہ نے ایکٹ کی دفعہ 77 کے تحت مقرر کردہ حد سے زیادہ خرچ کیا ہے۔

متعلقہ تنازعات کے پیش نظر، غور کے لیے جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے: کیا عدالت عالیہ کا یہ نتیجہ کہ اپیل کنندہ نے ایکٹ کی دفعہ 1234(6) کے تحت بدعنوان عمل کا ارتکاب کیا ہے، قانون میں پائیدار ہے؟ ایکٹ کے دفعہ 77 میں یہ تصور کیا گیا ہے کہ:

> "انتخاب میں ہر امیدوار، یا تو خود یا اپنے انتخابی ایجنٹ کے ذریعے، اپنے نامزد ہونے کی تاریخ اور اس کے نتائج کے اعلان کی تاریخ کے درمیان اپنے یا اپنے انتخابی ایجنٹ کے ذریعے ہونے والے تمام اخراجات کا الگ اور درست حساب رکھے گا، دونوں تاریخوں کو شامل کرتے ہوئے۔"

ذیلی دفعہ (2) کے تحت کھاتے میں ایسی تفصیلات ہوں گی جو مقرر کی جائیں۔ ذیلی دفعہ (3) کے تحت، مذکورہ اخراجات کی کل رقم اس رقم سے زیادہ نہیں ہوگی جو مقرر کی جائے۔ مانا جاتا ہے کہ مقررہ اخراجات 50,000 روپے ہیں، دفعہ 123 کی ذیلی دفعہ (6) کے تحت، دفعہ 77 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے خرچ کرنا یا اس کی اجازت دینا ایکٹ کے مقصد کے لیے بدعنوان عمل سمجھا جائے گا۔ اب یہ ایک تسلیم شدہ موقف ہے کہ اپنے اخراجات کے ریٹرن میں، اپیل کنندہ نے خاص طور پر ذکر کیا تھا کہ اس نے ایک گاڑی استعمال کی تھی (جس کا رجسٹریشن نمبر TN-72 1909 تھا اور اس

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

گاڑی کے استعمال کا خرچ 15,875 روپے تھا۔ تحریری بیان میں اس نے اعتراف کیا ہے کہ اس نے گاڑی کا نمبر TNH-555 استعمال کیا تھا۔ بلاشبہ، اس نے اپنی انتخابی ریٹرن میں نہ تو مذکورہ گاڑی کے استعمال کا ذکر کیا اور نہ ہی اس کے استعمال پر آنے والے اخراجات کا۔ جوابی بیان حلفی میں مدعاعلیہ نے خاص طور پر استدعا کی ہے کہ مذکورہ گاڑی استعمال کی گئی تھی اور اس نے اخراجات کا تخمینہ 19,870 روپے لگایا ہے۔ اگرچہ اپیل کنندہ کو گواہ خانے میں داخل ہونے اور رجسٹریشن نمبر TNH-555 والی گاڑی کے صارف کے داخلے کی وضاحت کرنے کا موقع دستیاب تھا کہ آیا یہ غلطی سے تھا یا رجسٹریشن نمبر 1909 TN-72 والی گاڑی کے متبادل کے طور پر تھا، جیسا کہ اس عدالت میں پیش کیا جانا تھا، اس نے جان بوجھ کر خود کو گواہ کے طور پر جانچ نہیں کیا اور اس کی طرف سے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ گواہ استغاثہ-9 نے خاص طور پر کہا تھا کہ مذکورہ گاڑی استعمال کی گئی تھی۔ جرح میں، اس کی توجہ صرف گاڑی کی نوعیت کی طرف مبذول کرائی گئی، یعنی، چاہے وہ ٹیکسی کی گاڑی ہو یا سیاحتی گاڑی۔ اس کے صارف سے پوچھ گچھ نہیں کی گئی۔ ان حالات کے تحت، یہ ثابت ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ نے دو گاڑیاں استعمال کی تھیں۔ اس سے ضروری نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس نے اپنے اخراجات کے ریٹرن میں یہ واضح نہیں کیا کہ اس نے مذکورہ گاڑی اور اس گاڑی پر ہونے والے اخراجات کا استعمال کیا ہے۔ اس طرح اس نے جان بوجھ کر گاڑی کے استعمال کنندہ کی مادی حقیقت اور اس کے استعمال کے لیے ہونے والے اخراجات کو دبا دیا۔ گاڑی کے استعمال کے لیے اس نے کتنا خرچ کیا تھا اس کا اندازہ ثابت شدہ حقائق سے لگایا جا سکتا ہے۔ اگر اپیل کنندہ ڈبے میں جاتا اور خود کو گواہ کے طور پر جانچتا، تو اس سے اس کے اصل کل اخراجات کی جرح کی جاتی۔ مزید برآں، اگرچہ اسے اپنا حساب پیش کرنے کے لیے نوٹس جاری کیا گیا تھا، لیکن اس نے جان بوجھ کر اس کی پیشکش سے گریز کیا۔ انتخابی درخواست میں، انتخابی درخواست گزار کے لیے یہ معقول طور پر قابل عمل نہیں ہے کہ وہ امیدوار کے ذریعے کیے گئے اصل اخراجات کے حوالے سے باریکی سے ثبوت فراہم کرے۔ مذکورہ ثبوت ہمیشہ کامیاب امیدوار یا دوسرے شخص کے خصوصی علم اور تحویل میں ہوتا ہے۔ جیسا کہ دیکھا گیا ہے، دفعہ 77 کے تحت، انتخاب کے سلسلے میں ہونے والے اخراجات کا باقاعدہ حساب رکھنا امیدوار / انتخابی ایجنٹ کا کام ہے اور اس سلسلے میں کلکٹر کے سامنے بیان داخل کرنا ضروری ہے۔ یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ مدعاعلیہ نے اپیل گزار کو نوٹس جاری کیا تھا جس میں اس سے کہا گیا تھا کہ وہ اخراجات کا کھاتہ پیش کرے جو اس نے پیش نہیں کیا تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ایویڈنس ایکٹ کے دفعہ 3 میں کہا گیا ہے کہ کسی حقیقت کو "ثابت" کہا جاتا ہے جب عدالت اپنے سامنے موجود معاملات پر غور کرنے کے بعد یا تو اس کے وجود کو مانتی ہے، یا اس کے وجود کو اتنا ممکنہ سمجھتی ہے کہ کسی سمجھدار شخص کو، مخصوص مقدمے کے حالات میں، اس مفروضے پر عمل کرنا چاہیے کہ یہ موجود ہے۔ کسی حقیقت کو "غلط" کہا جاتا ہے جب، اس کے سامنے موجود معاملے پر غور کرنے کے بعد، عدالت یا تو یہ مانتی ہے کہ اس کا وجود موجود نہیں ہے، یا اس کے عدم وجود کو اتنا ممکنہ سمجھتی ہے کہ کسی سمجھدار شخص کو، مخصوص مقدمے کے حالات میں، اس مفروضے پر عمل کرنا چاہیے کہ اسے اس کے وجود پر عمل کرنا چاہیے۔ کوئی حقیقت موجود نہیں ہے؛ کسی حقیقت کو "ثابت نہیں" کہا جاتا ہے جب اسے نہ تو ثابت کیا جاتا ہے اور نہ ہی غلط ثابت کیا جاتا ہے۔ لہٰذا، عدالت، اپنے سامنے موجود شواہد پر غور کرنے کے بعد، یا تو اس حقیقت کو موجود مانتی ہے یا اس کے وجود کو اتنا ممکنہ سمجھتی ہے کیونکہ ایک سمجھدار آدمی کو، مقدمے کے حقائق پر دستیاب حالات میں، اس مفروضے پر عمل کرنا چاہیے کہ حقیقت کا وجود اتنا ممکنہ ہے کہ عدالت اس ثبوت پر عمل کر سکتی ہے۔

مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف سیکنڈری اینڈ ہائر سیکنڈری ایجوکیشن بنام کے ایس گاندھی و دیگراں، [1991] 2 ایس سی سی 716 میں 748، پیراگراف 37 میں، اس عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ "شواہد اور حالات کے تخمینے کو قیاس آرائیوں کے قیاس آرائیوں سے احتیاط سے الگ کیا جانا چاہیے۔ ذہن ایک دوسرے کے ساتھ حالات کو ڈھالنے میں خوشی محسوس کرتا ہے اور یہاں تک کہ انہیں ایک جڑے ہوئے پورے کے حصے بنانے پر مجبور کرنے کے لیے تھوڑا سا دباؤ ڈالتا ہے۔ مسئلہ میں موجود حقائق کے ثبوت میں ضروری نتائج اخذ کرنے کے لیے ثبوت، براہ راست یا حالات سے متعلق ہونا چاہیے۔ کوئی نتیجہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ کوئی معروضی حقائق، براہ راست یا حالات سے متعلق نہ ہوں، جس سے دوسری حقیقت کا اندازہ لگایا جا سکے جسے قائم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کچھ معاملات میں دوسرے حقائق کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے، جتنا کہ عملی ہے، گویا کہ ان کا اصل میں مشاہدہ کیا گیا ہو۔ دوسرے معاملات میں نتائج معقول امکان سے بالاتر نہیں ہوتے ہیں۔ اگر کوئی مثبت ثابت شدہ حقائق نہیں ہیں، زبانی، دستاویزی یا حالات جن سے نتائج اخذ کیے جا سکتے ہیں، تو اندازہ لگانے کا طریقہ ناکام ہو جاتا ہے اور جو بچا ہے وہ محض قیاس آرائی یا قیاس آرائی ہے۔" لہٰذا، ہم یہ مانتے ہیں کہ یہ نتیجہ اخذ کرنے کے لیے کہ ایک متنازعہ حقیقت قائم ہو چکی ہے، ریکارڈ پر کچھ براہ راست مادی حقائق یا حالات موجود ہونے چاہئیں جن سے اس طرح کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ثبوت کے مطلوبہ معیار کو کسی سخت اور مخصوص سانچے میں محدود نہیں کیا جا سکتا۔ ثبوت کے معیار کے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تعین کے لیے کوئی ریاضیاتی فارمولہ وضع نہیں کیا جا سکتا۔ ثبوت کی وقعت کا اندازہ ہر کیس کے مخصوص حقائق اور حالات سے لگایا جاسکتا ہے

ثابت شدہ حقائق سے نتیجہ اتنا ممکنہ ہونا چاہیے کہ اگر عدالت ثابت شدہ حقائق سے یہ مانتی ہے کہ حقائق موجود ہیں، تو یہ ماننا ضروری ہے کہ حقیقت ثابت ہو چکی ہے۔ اس حقیقت کے ثبوت کا اندازہ دیئے گئے معروضی حقائق، براہ راست یا حالات سے لیا جاسکتا ہے۔

ان حالات میں، ضروری نتیجہ یہ نکلے گا کہ اس نے وہ گاڑی بھی استعمال کی تھی اور اس کے اخراجات کو اس نے جان بوجھ کر روک لیا تھا۔ اس نے اپنے اخراجات کی واپسی میں اس حقیقت کو دبا دیا۔ ان حقائق سے، عدالت عالیہ معقول طور پر اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ اگر اس نے کھاتہ پیش کیا ہوتا تو اخراجات ایکٹ کے تحت مقرر کردہ حد سے زیادہ ہوتے۔ اس کھاتہ کو پیش کرنے کی غلطی سے ایک منفی نتیجہ اخذ کیا گیا تھا کہ اپیل کنندہ نے ایکٹ کی دفعہ 123(6) کے تحت بدعنوان عمل کا ارتکاب کیا تھا۔ یہ نتیجہ، ریکارڈ پر موجود شواہد کی بنیاد پر، قانون کی کسی غلطی سے ذائل نہیں کہا جاسکتا۔ یہ سچ ہے کہ دفعہ 123 کے تحت بدعنوان عمل کے الزام کو فوجداری مقدمے میں الزام کے مترادف سمجھا جاتا ہے۔ انتخابی درخواست کا مقدمہ فوجداری مقدمے میں مقدمے کی طرح ہوتا ہے اور بدعنوان عمل کو ثابت کرنے کا بوجھ انتخابی درخواست گزار پر ہوتا ہے۔ دیوانی کارروائی میں احتمال کے غلبے کے اصول کو بدعنوانی کے طریقہ کار کے ثبوت کے لیے توسیع نہیں دی جاسکتی۔ یہ کسی فوجداری مقدمے کی طرح نہیں ہے کہ ملزم ہمیشہ خاموش رہ سکے۔ فوجداری مقدمے میں ملزم کو کوئی دفاعی ثبوت پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ایک اختیاری ہے۔ فوجداری مقدمے میں الزام کے بارِ ثبوت ہمیشہ استغاثہ پر ہوتا ہے۔ مناسب شک سے بالاتر ملزم کا جرم استغاثہ کے ذریعے قائم کیا جانا چاہیے۔ لیکن ایک انتخابی درخواست میں جب انتخابی درخواست گزار نے یہ ثابت کرنے کے لیے ثبوت پیش کیے کہ کامیاب امیدوار نے بدعنوان عمل کا ارتکاب کیا ہے، تو ثبوت کی تردید کرنے کا بوجھ کامیاب امیدوار پر پڑ جاتا ہے۔ اس پر غور کرنے کے بعد، یہ عدالت پر ہے کہ وہ اس بات پر غور کرے کہ آیا انتخابی درخواست گزار نے بدعنوان عمل کو ثابت کیا ہے جیسا کہ کامیاب امیدوار کے خلاف الزام لگایا گیا ہے۔ پہلے درج کردہ نتائج کے پیشِ نظر، یہ نتیجہ اخذ کرنا ضروری ہے کہ مدعا علیہ نے یہ ثابت کیا تھا کہ اپیل کنندہ نے ایکٹ کی دفعہ 123(6) کے تحت بدعنوان عمل کا

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document

ارتکاب کیا تھا اور اس طرح اپیل کنندہ کے انتخاب کے نتائج کو کالعدم قرار دینا مداخلت کی ضمانت دینے والے قانون کی کسی بھی غلطی سے خراب نہیں ہوتا ہے۔

اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔ مدعاعلیہ -ناکام امیدوار کی جانب سے دائر کردہ متعلقہ اپیل عدم پیروی کی بنا پر خارج کی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document